پرچہ II: (انشائیہ طرز)	جماعت دہم	مطالعہ پاکستان (لازمی)
کل نمبر: 40	ماڈل پیپر 1	وقت: 1.45 گھنٹے

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) یومِ تکبیر سے کیا مراد ہے؟

جواب: 28 مئی 1998ء کو پاکستان نے صوبہ بلوچستان میں چاغی کے مقام پر ایٹمی دھماکے کیے، اس طرح پاکستان ایٹمی ملکوں کی فہرست میں شامل ہوگیا۔ پاکستان عالمِ اسلام میں پہلا ایٹمی ملک ہے۔ ایٹمی دھماکوں کی یاد میں ہر سال 28 مئی کو "یومِ تکبیر" منایا جاتا ہے۔

(ii) جنرل پرویز مشرف کے نافذ کردہ مقامی حکومتوں کے نظام کے تین بنیادی مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب: مقامی حکومتوں کے نظام کے تین بنیادی مقاصد درج ذیل تھے:

1- وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی 2- مقامی معاملات، مقامی سطح پر حل کرنا

3- اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

(iii) ذوالفقار علی بھٹو کی صنعتی اِصلاحات کا مقصد تحریر کیجیے۔

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کی صنعتی اِصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالاتِ کار بہتر بنانا اور بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا تھا۔

(iv) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا پُرانا نام لکھیں۔

جواب: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا پُرانا نام پیپلز اوپن یونیورسٹی تھا۔

(v) آئینِ پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم کب کی گئی؟

جواب: آئینِ پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم 1985ء میں کی گئی۔

(vi) خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویّہ ہے، جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

(vii) وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام درج ذیل ہیں:

1- تاجکستان 2- ازبکستان 3- ترکمانستان

4- قازقستان 5- کرغزستان

(viii) پاکستان کی جغرافیائی اہمیت مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کو اپنے خاص محلِ وقوع کی وجہ سے دنیا بھر میں جغرافیائی اور سیاسی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان کے پالیسی بنانے والے اس پہلو پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان جغرافیائی حیثیت سے بے مثال اہمیت کا حامل ہے، کیوں کہ وسط ایشیا کے تمام تجارتی راستے پاکستان سے ہو کر گزرتے ہیں۔

(ix) پاک چین دوستی پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ دونوں ریاستوں کی تہذیب و ثقافت میں واضح فرق ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب کر رکھا ہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) معاشی ترقی کی تعریف کیجیے۔

جواب: گراہم بینک کے الفاظ میں "معاشی ترقی، معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے

لگاتار عمل کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو۔"

(ii) گوادر بندرگاہ پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: گوادر بندرگاہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر گوادر میں بحیرۂ عرب پر واقع ایک گہرے سمندر کی بندرگاہ ہے۔ اس اہم بندرگاہ کا افتتاح 20 مارچ 2007ء کو ہوا۔ یہ بندرگاہ مشرقی اور وسط ایشیائی ریاستوں کے لیے سمندری رابطے کا بڑا آسان ذریعہ ہے۔

اس پورٹ کے ذریعے سے یوریا کھاد، گندم اور کوئلہ اور دیگر اشیا کی تجارت شروع ہو گئی ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں چین پاکستان راہ داری کے تحت شروع ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے گوادر کی بندرگاہ کو دنیا بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے گی، جس سے پاکستان کی معاشی حالت میں بہتری آئے گی۔

(iii) قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں کون کون سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں؟

جواب: قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں حکومت اور عوام دونوں کے لیے درجِ ذیل مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں:

1- مہنگائی میں اضافہ
2- زرکی قدر میں کمی
3- بے روزگاری
4- فی کس آمدنی میں کمی
5- عوام کے معیارِ زندگی میں کمی
6- خسارہ اور قرضہ

(iv) پاکستان کو ابتدا میں کن مسائل کا سامنا رہا؟ کوئی سے چھے مسائل کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: پاکستان کو ابتدا میں درجِ ذیل مسائل کا سامنا رہا:

1- مہاجرین کی آبادکاری
2- انتظامی مسائل
3- حد بندی کے مسائل
4- مسئلہ کشمیر
5- ریاستوں کا الحاق
6- اثاثوں کی تقسیم

(v) معاہدہ سندھ طاس کے تحت کون سے بڑے ڈیم مکمل ہوئے؟

جواب: معاہدہ سندھ طاس کے تحت دو بڑے ڈیم منگلا اور تربیلا مکمل ہوئے۔

(vi) معدنیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: معدنیات سے مراد زیرِ زمین موجود دھاتی اور غیر دھاتی اشیا ہیں۔

(vii) پانچ قومی تعلیمی مسائل تحریر کیجیے۔

جواب: پانچ قومی تعلیمی مسائل درجِ ذیل ہیں:

1- کم شرحِ خواندگی
2- ناقص امتحانی نظام
3- محدود تعلیمی وسائل
4- اساتذہ کی کمی
5- نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کا فقدان

(viii) صنفی امتیاز کی تعریف کیجیے۔

جواب: انسانی معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا، صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔

(ix) بشری شماریات کسے کہتے ہیں؟

جواب: آبادی کے مطالعے کے لیے آبادیات یا بشری شماریات کا مضمون متعارف کرایا گیا ہے، جس میں انسانی آبادی کا شماریاتی تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال:4- ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی جانے والی زرعی، صنعتی اور تعلیمی اِصلاحات بیان کیجیے۔ (8)

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی جانے والی زرعی، صنعتی اور تعلیمی اِصلاحات

1- صنعتی اِصلاحات:

صنعتی اِصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالاتِ کار کو بہتر بنانا اور بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا

تھا۔ ملکی معیشت کی تعمیرِ نو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقّی کے لیے مزدوروں کو انتظامیہ میں مناسب اور مؤثر نمائندگی دی گئی۔ صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصّہ بڑھایا گیا۔ ملازمین کے لیے بونس کی ادائیگی لازم قرار پائی۔ مزدوروں کے لیے صحت کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔ مزدوروں کے زخمی ہونے، وفات پانے یا کسی حادثے کی صورت میں اُن کو ملنے والے معاوضے میں اضافہ کیا گیا۔ گروپ اِنشورنس اور سوشل سکیورٹی کا نظام نافذ کیا گیا۔

ذوالفقار علی بھٹو نے مختلف اداروں کو قومی تحویل میں لینے کی حکمتِ عملی اپنائی۔ اہم صنعتی اداروں، بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ ملک کی تمام اہم صنعتوں، بینکوں اور اِنشورنس کمپنیوں کو بھی قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد ملک کے مالیاتی معاملات پر کنٹرول حاصل کر کے اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانا تھا۔ ''سٹیٹ لائف اِنشورنس کارپوریشن آف پاکستان'' کا ادارہ قائم کیا گیا۔

-2 زرعی اِصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے یکم مارچ 1972ء کو زرعی اِصلاحات کا اعلان کیا۔ اِن اصلاحات کا مقصد زرعی نظام کو بہتر بنا کر زراعت سے وابستہ افراد کے معاشی حالات کو بہتر بنانا، زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور ملکی معیشت کی تعمیرِ نو تھا۔ زرعی اراضی کی ملکیتی حد کم کر کے 150 ایکڑ نہری جب کہ 300 ایکڑ بارانی مقرر کر دی گئی۔ زرعی اِصلاحات سے زمین کی ملکیت کی حد دُرست کی گئی۔ اس مقررہ حد سے زیادہ اراضی ریاست کی ملکیت قرار پائی۔ زمین سے مزارعین کی بے دخلی کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ جاگیرداروں اور زمین داروں سے حاصل کردہ زمین بے زمین کاشت کاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر دی گئی۔

-3 تعلیمی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں تعلیمی اِصلاحات کا اعلان کیا۔ نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا، جس سے ان اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی

تنخواہیں، سرکاری تعلیمی اداروں کے ملازمین کے برابر ہوگئیں۔ طلبہ کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے اُن کو بسوں اور ریل گاڑیوں کے کرایوں میں خصوصی رعایت دی گئی۔ اس سے تعلیمی اداروں میں طلبہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ طلبہ کے وظائف میں اضافہ کیا گیا۔ کئی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ 1974ء میں اسلام آباد میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (پرانا نام پیپلز اوپن یونیورسٹی) قائم کی گئی، جس سے طلبہ کو بذریعہ خط و کتابت تعلیم کے حصول کے مواقع ملے۔ تعلیم بالغاں کے مراکز بھی قائم کیے گئے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے اقدامات کیے گئے۔ سکولوں اور کالجوں کو اَپ گریڈ کیا گیا۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے تربیتی ادارے کھولے گئے۔

سوال 5:- خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: خارجہ پالیسی:

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویہ ہے، جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں کوئی بھی ریاست تنہا رہتے ہوئے اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتی، بلکہ ہر چھوٹے یا بڑے ملک کو اپنی معاشی، معاشرتی، صنعتی اور دفاعی ضروریات کی تکمیل کے لیے اقوامِ عالم سے تعلقات قائم کرنا پڑتے ہیں۔ ہر ملک اپنی خارجہ پالیسی میں اپنے مفادات کے تحفظ کی بنیاد پر ترجیحات کا تعین کرتا ہے اور پھر انھی ترجیحات کے مطابق اقوامِ عالم سے اپنا رشتہ اُستوار کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد

پاکستان کی خارجہ پالیسی بھی دیگر ریاستوں کی مانند قومی ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دی جانے والی ترجیحات کے مطابق ہے۔ پاکستان کے عوام تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا میں اپنے

وسائل کے استعمال اور اقوامِ عالم کے تعاون سے اپنے اقتدارِ اعلیٰ کا تحفظ، قومی سلامتی، خوش حالی، اسلامی اقدار کا تحفظ، ثقافتی اقدار کی حفاظت اور معاشی خوش حالی چاہتے ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد درجِ ذیل ہیں:

(i) نظریۂ پاکستان کا تحفظ:

پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد پر قائم ہونے والا دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے۔ برِصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہ خطّہ اس لیے حاصل کیا تھا کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن و سنت کے مطابق بسر کر سکیں۔ نظریۂ پاکستان کا تحفظ بھی اُسی قدر اہم ہے، جس قدر اس کی جغرافیائی حدود کا تحفظ ضروری ہے۔ خارجہ پالیسی میں نظریۂ پاکستان کے تحفظ کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے سے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ قریبی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدات کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ معاشی، سیاسی اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ داخلہ پالیسی کی طرح خارجہ پالیسی میں بھی نظریۂ پاکستان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

(ii) قومی تحفظ اور سلامتی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے، اس لیے قومی مفادات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے اقتدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی و نظریاتی حدود کا تحفظ کیا جائے۔ قومی سلامتی کے خلاف اُٹھنے والے ہر قدم کو روکا جائے اور پاکستان کی حفاظت کی جائے۔ قومی سلامتی کے تحفظ اور بقا کی خاطر اندرونی طور پر ملک میں یک جہتی اور استحکام کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا کے ساتھ قریبی تعاون کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہر محاذ پر ایران، چین، سعودی عرب اور دیگر دوست ممالک نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا۔ یہ پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی کا نتیجہ تھا۔ اب پاکستانی سرحدوں کی حفاظت، اندرونی سلامتی اور اقتدارِ اعلیٰ کے تحفظ کی خاطر اقوامِ عالم سے خوش گوار تعلقات کے قیام کو پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بنیادی مقام حاصل ہے۔

(iii) ثقافت کا فروغ:

ہر قوم کی طرح پاکستانی قوم کو بھی اپنی ثقافت عزیز ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ ہماری ثقافت میں رواداری، احترامِ انسانیت، بہادری، عزت، حیا اور چادر اور چار دیواری جیسی اقدار نمایاں ہیں۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے سے ایسے ممالک کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات اُستوار کرنے ہیں، جن کے ذریعے سے پاکستانی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے، بلکہ اُسے فروغ بھی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھائے جاتے ہیں اور ان ریاستوں کے درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا میں پاکستانی لباس، کشیدہ کاری، کڑھائی والے کُرتے، شلوار، چادریں اور دیگر اشیا خصوصی طور پر پسند کیے جاتے ہیں۔ اس طرح ریاستوں کے درمیان عوامی ثقافت کی سطح پر تعلقات مضبوط کیے جاتے ہیں۔

(iv) معاشی ترقّی:

معاشی ترقّی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ پاکستان کی اکثریتی آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ زراعت کی ترقّی اور معیشت کی ترقّی کے لیے پاکستان کو زرعی اور صنعتی طور پر ترقّی یافتہ ریاستوں کے ساتھ تعلقات مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ترقّی یافتہ ریاستوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ہم اپنی زراعت اور صنعت کو ترقّی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم بنا سکتے ہیں۔ معاشی ترقّی کے لیے تعلیمی ترقّی ضروری ہے۔ فنی ترقّی کی بنیاد پر ہی زراعت، صنعت اور کاروبار کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ فنی اور صنعتی علوم کے حصول کے لیے صنعتی طور پر ترقّی یافتہ ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اپنے ملک میں صنعتی و فنی علوم کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ان مقاصد کا حصول کامیاب خارجہ پالیسی سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

سوال 6:- نوٹ لکھیے: (الف) پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت (4,4)

(ب) پاکستان کا تعلیمی ڈھانچہ

جواب: (الف) پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت

پاکستان کی بڑی بندرگاہوں میں کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر شامل ہیں۔ ان کی اہمیت کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

1- پاکستان کو تجارتی نقطۂ نگاہ سے بین الاقوامی سطح پر مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے، کیوں کہ یہ بندرگاہیں تجارتی سرگرمیوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

2- دوسرے ذرائع سے جو ساز و سامان برآمد اور درآمد کرنا مشکل ہے، وہ بندرگاہوں کی وجہ سے آسان ہوگیا ہے۔

3- بندرگاہیں تجارتی سرگرمیاں بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

4- بندرگاہیں ملک کے زرِمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

5- بندرگاہیں روزگار کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں۔

6- بندرگاہوں کی وجہ سے بیرونی دنیا سے تجارتی روابط میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

7- بندرگاہیں ملکی مالیات میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

8- بندرگاہیں سرمایہ کاری بڑھانے کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں۔

پاکستان میں سمندری بندرگاہوں کے علاوہ کئی خشک گودیاں (Dry Ports) بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ لاہور، کراچی، سیالکوٹ، پشاور، ملتان، کوئٹہ، سوات، سمبڑیال، فیصل آباد اور کوئٹہ وغیرہ میں بنائی گئی ہیں۔

ان خشک گودیوں کے بنانے سے روزگار میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بندرگاہوں پر بوجھ میں کمی آجاتی ہے۔ سامان کی ترسیل اور نقل و حمل میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں کمی آجاتی ہے اور تجارتی سرگرمیاں بڑھ جاتی ہیں۔

(ب) پاکستان کا تعلیمی ڈھانچہ

پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- ابتدائی، پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم:

جماعت اوّل سے پہلے کی تعلیم کو ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (Early Childhood Care and Education-ECCE) کہا جاتا ہے۔ پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے جبکہ ایلیمنٹری تعلیم کا دائرہ کار چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں کوشش کر رہی ہیں کہ ہر گاؤں میں پرائمری سکول قائم کیے جائیں، تاکہ تمام لوگوں کو یکساں تعلیم کی سہولت میسر آئے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر ملک بھر میں یکساں قومی نصاب نافذ کیا جا رہا ہے۔

2- ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم:

ثانوی حصہ نہم اور دہم جماعت تک ہے جبکہ اعلیٰ ثانوی گیارھویں اور بارھویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے، جس میں آرٹس، سائنس، کامرس اور دیگر مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نویں سے بارھویں جماعت کے امتحانات ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ منعقد کراتے ہیں۔

3- یونیورسٹی سطح کی تعلیم:

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوتی ہے، جس کے لیے ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی تعلیم کی کئی اقسام ہیں۔ یہ تعلیم بی۔ ایس اور ایم۔ ایس وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں ہر مضمون میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی تعلیم بھی مہیا کی جاتی ہے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ جیسی تعلیم کے لیے طلبہ کو میڈیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح قانون، بزنس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کے حصول کے لیے پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے بھی قائم ہیں۔